سورۃ یونس

ایک جائزہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِّنْ دِينِي فَلَا أَعْبُدُ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَ
لَكِن أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم ^ج وَأَمَرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٢﴾ وَأَنْ أَقِمَّ
وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ^ه وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٠٥﴾ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا
يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ^ه فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذَا مَنَّ الطَّالِبِينَ ﴿١٠٦﴾ وَإِنْ يَسْسُكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا
كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ^ه وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ ^ط يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ
عِبَادِهِ ^ط وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿١٠٧﴾ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ ^ه فَبِمَنْ
اهْتَدَى فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ^ه وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ^ه وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ
بِوَكِيلٍ ﴿١٠٨﴾ وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ ^ج وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ﴿١٠٩﴾ ^ع

سُورَةُ يُوسُفَ

○ نام - سُورَةُ يُوسُفَ وہ سورت جس میں اشارہ حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر آیا ہے۔ سورۃ کا موضوع بحث حضرت یونس (علیہ السلام) کا قصہ نہیں ہے۔

○ اس سورت میں گیارہ رکوع اور ۱۰۹ آیات ہیں (حجم کے اعتبار سے اس کا شمار **مئون** میں ہوتا ہے)

(**مئون** وہ سورتیں ہیں جن کی آیات کی تعداد ۱۰۰ یا اس کے آس پاس ہوتی ہیں۔ **المئین** سورتوں میں **یونس**، **ہود**، **یوسف**، **الرعد**، **ابراہیم**، **الحجر**، **النحل**، **الإسراء**، **الکہف**، **مریم**، **طہ**، **الأنبياء**، **الحج**، **المؤمنون**، **النور**، **الفرقان**، **الشعراء**، **النمل**، **القصص** اور **العنكبوت** شامل ہیں)

○ اس سورت سے قرآن مجید کی تیسری منزل شروع ہوتی ہے (جو سورۃ النحل تک ۷ سورتوں پر مشتمل ہے)

○ **زمانہ نزول** - یہ مکی سورۃ ہے، سورۃ اسراء (بنی اسرائیل) کے بعد نازل ہوئی، نزول وحی کے آخری مکی دور میں، جب ایمان لانے والوں پر ظلم و ستم ہو رہا تھا اور آپ ﷺ نے دعوت و تبلیغ کا حق ادا کر دیا تھا

○ **شبہات کا ازالہ**: اس سورۃ میں نمایاں طور پر ان شبہات کا ازالہ کیا گیا ہے جو مشرکین مکہ کو اس دعوت کے ضمن میں درپیش تھے - (۱) پہلا شبہ انہیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے تھا کہ وہ کیسے آکیلا کائنات کا مالک، منتظم، معبود اور حاکم ہے اور ہمارے معبودان کیونکر اس کے کام میں شریک نہیں، (۲) دوسرا شبہ منصب رسالت کے بارے میں، کہ ایک بشر کیسے اللہ کا رسول بن کر آیا ہے؟، (۳) تیسرا شبہ قرآن کریم کے کلام الہی ہونے پر تھا ان کا خیال تھا کہ قرآن آپ ﷺ کا اپنا کلام ہے، (۴) چوتھا شبہ انہیں مرنے کے بعد کی زندگی پر تھا

سورة یونس کا ربط

○ **ربط:** سورة یونس کا اگلی سورت، سورة ہود سے قریبی (جوڑا ہونے کا) ربط ہے

○ دونوں مکی دور کے آخر میں نازل ہوئیں

○ **سُورَةُ يُونُسُ** کے ۱۱ رکوعوں میں سے ۲ رکوع انباء و رسل سے متعلق ہیں جن میں حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر (التذکیر بِآیَامِ اللّٰهِ) ہے اور باقی ۹ رکوع میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور قدرتوں کا ذکر (التذکیر بِآلَاءِ اللّٰهِ) ہے

[**سُورَةُ هُوْد** میں ۱۰ رکوع ہیں جن میں سے ۶ رکوع میں انباء و رسل کا ذکر (التذکیر بِآیَامِ اللّٰهِ) جس میں نوح علیہ السلام کا ذکر دو رکوعوں پر مشتمل (یہ مقام حضرت نوح علیہ السلام کے ذکر کے اعتبار سے پورے قرآن میں جامع ترین ہے) اور صرف ساڑھے تین رکوعوں میں دوسرے مضامین (التذکیر بِآلَاءِ اللّٰهِ) ہیں]

○ **سُورَةُ يُونُسُ** میں منکرین توحید، منکرین رسالت اور منکرین آخرے کے خلاف اتمامِ حجت ہے

سُورَةُ هُوْد میں اتمامِ حجت کے بعد توبہ و استغفار کی دعوت دی گئی ہے اور دعوت کو جھٹلانے کی صورت میں ہلاکت کی دھمکی دی گئی ہے

○ دونوں سورتوں میں ایمانیاتِ ثلاثہ پر زور، خاص طور پر آپ ﷺ کی رسالت کے اثبات اور قرآن کے اعجاز پر

سُورَةُ يُونُسَ

سورة میں مسلمانوں کو ان کے برسرِ حق ہونے کی وجہ سے آنے والے دنوں کی سرفرازیوں اور اخروی نعمتوں کی خوشخبریاں سنائی گئیں تاکہ مسلمان ان ناگفتہ بہ حالات سے بد دل نہ ہونے پائیں

دوسری طرف مشرکین مکہ کو بتایا گیا کہ تمہیں اپنی جس قوت اور امارت پر ناز ہے اور جس کی وجہ سے تم اسلامی دعوت کو خاطر میں لانے کے لیے تیار نہیں ہو۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ تم سے پہلے ایسی قومیں گزر چکی ہیں جو اپنی امارت میں بے مثل اور قوت میں بے پناہ تھیں۔ جب انہوں نے اللہ کی طرف سے آنے والے نبیوں کے ساتھ تمہاری طرح بد سلوکی کی اور ان کی دعوت قبول کرنے سے انکار کیا تو قدرت نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اگر تم نے اگر اپنا رویہ نہ بدلا تو تم اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ نہیں سکو گے

قوم نوح (علیہ السلام) ایک ایسے سیلاب اور طوفانِ بلاخیز کا شکار ہوئی جس نے نہ صرف ان کی بلکہ اس وقت کی معلوم دنیا کی جڑ اکھاڑ کر رکھ دی۔

فرعون نے اپنی قوت اور حشمت پر ناز کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بے بسی کا تمسخر اڑایا لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب عذاب حرکت میں آیا تو اس کی حکومت اور اس کی فوجیں اسے بحرِ قلزم کی موجوں سے نہ بچا سکیں اور وہ اپنی قوت اور لاؤ لشکروں کے ساتھ غرق ہو گیا

اس سلسلے میں کبھی دعوت کا اسلوب اپنایا گیا، کبھی فہمائش کا اور کبھی تنبیہ کا۔ ان کے اعتراضات کے جواب دیئے گئے، ان کے اشتباہات دور کیے گئے، ان کے غلط عقائد پر نہایت ہمدردی کے ساتھ تنقید فرمائی گئی

سُورَةُ يُونُسُ

سورت میں :

ان غلط فہمیوں کا ازالہ اور ان غفلتوں پر تنبیہ کی گئی ہے جو لوگوں کو توحید اور آخرت کا عقیدہ تسلیم کرنے میں مانع ہو رہی تھیں۔

رسالت کے تصور کو واضح کرنے کے لیے بشریت اور رسالت کے بارے میں مشرکین کے غلط تصورات کی اصلاح کی گئی۔ آخرت کے حوالے سے مشرکین کے اٹھائے گئے اعتراضات کا جواب اور دوسری زندگی سے متعلق ان شبہات کا ازالہ جن کی وجہ سے ان کی عقلیں مسموم ہوئی جا رہی تھیں۔

قرآن کریم پر مشرکین کے اعتراضات کا جواب اور قرآن کریم جیسی ایک سورۃ ہی لے آنے کا چیلنج

دنیا کے بارے میں ان کے غلط تصورات کا ابطال اور دنیا کی صحیح حقیقت کی وضاحت کی گئی ہے

اللہ تعالیٰ کی صفات کا صحیح تعارف اور اس میں غلطیوں کے در آنے کے نقصانات سے آگاہ کیا گیا

اللہ کے نبی کی حقیقی صفات اور اس کے پیغام کی صحیح حقیقت۔ اللہ کی مشیت اور رضا میں فرق....

اللہ تعالیٰ کا نبی جو ہدایت لے کر آیا ہے اس میں کسی طرح کی تبدیل ممکن نہیں جسے دنیا و آخرت کی بھلائی عزیز ہو اسے بہر صورت اسی ہدایت کو اپنانا اور وظیفہ عمل بنانا ہوگا اور اسی کے سائے میں زندگی گزارنا ہوگی۔

مطالعہ سورۃ یونس

109 آیات

11 رکوع

11 قرآن کلاسز (3 مہینے میں)

کل فعل (verbs) = 464

X	IX	VIII	VII	VI	V	IV	III	II	I
استفعال	افعال	افتعال	انفعال	تفاعل	تفعّل	افعال	مفاعله	تفعیل	ثلاثی مجرد
8	0	32	0	1	10	81	1	31	~ 300

سورۃ یونس میں قرآن کریم کی حقانیت اور تفصیلی تعارف

سورۃ یونس میں متعدد مقامات پر قرآن مجید کی حقانیت واضح کی گئی ہے اور اس پر مشرکین مکہ کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے یوں یہ اس سورت کا ایک نمایاں مضمون بن کر سامنے آیا ہے

مشرکین مکہ کے قرآن مجید پر شبہات و اعتراضات اور ان کے جوابات

شبہ 1: کسی انسان پر قیامت کے بارے میں وحی کا نزول محال ہے (آیات ۱۴-۲)

⇨ پہلا جواب: روز جزا برپا ہونا کائنات کی تدبیر کا حصہ ہے (آیات ۶-۳)

⇨ دوسرا جواب: قیامت پر عقیدہ نہ ہونا انسان کو دوزخ کا مستحق بناتا ہے (آیات ۱۰-۷)

⇨ تیسرا جواب: کافروں کا عذاب یقینی ہے اور وہ اس سے غفلت میں پڑے ہیں (آیات ۱۴-۱۱)

شبہ 2: یہ قرآن ہمارے عقیدے اور نظریے کے خلاف ہے اس میں تبدیلی کرو (آیات ۱۹-۱۵)

⇨ پہلا جواب: یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہے اور میں اس میں تبدیلی کا مجاز نہیں (آیات ۱۷-۱۵)

⇨ دوسرا جواب: اصل مسئلہ تمہاری بت پرستی اور اس نکلنے والے عقائد ہیں جو صحیح نہیں، ان میں تبدیلی آنی

چاہیے، (آیات ۱۹-۱۸)

سورۃ یونس میں قرآن کریم کی حقانیت اور تفصیلی تعارف

شبہ 3: اللہ قرآن کے بجائے کوئی اور نشانی کیوں نہیں بھیجتا ہے۔ (آیات ۲۰-۳۶)

⇨ پہلا جواب: غیبی امور صرف اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ (آیت ۲۰)

⇨ دوسرا جواب: مشرک اللہ کی آیات میں مکر و فریب کرتے ہیں۔ (آیات ۲۱-۲۳)

⇨ تیسرا جواب: دانشمندوں کے لیے اللہ کی آیات واضح ہیں۔ (آیات ۲۴-۲۵)

⇨ چوتھا جواب: اللہ کی آیات کو جھٹلانے والے مشرکین کو سخت تنبیہات۔ (آیات ۲۶-۳۶)

شبہ 4: قرآن پیغمبر کا اپنا کلام ہے۔ (آیات ۴۲-۴۷)

⇨ پہلا جواب: یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہے اور کسی کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ (آیت ۴۷)

⇨ دوسرا جواب: اگر لاسکتے ہو تو قرآن کی مانند صرف ایک سورت ہی بنا کے لے آؤ۔ (آیات ۳۸-۳۹)

⇨ تیسرا جواب: اس کو جھٹلانے والے اندھے اور بہرے ہیں، یہ حق کی پہچان نہیں کر سکتے۔ (آیات ۲۴-۲۵)

شبہ 5: چونکہ عذاب آنے کا وقت معلوم نہیں اس لیے یہ سچ نہیں۔ (آیات ۵۶-۴۵)

⇨ پہلا جواب: قیامت، اللہ کے ساتھ ملاقات کا دن ہے، اس کو جھٹلانے والے اس دن پچھتائیں گے

سورۃ یونس میں قرآن کریم کی حقانیت اور تفصیلی تعارف

شبہ 5: چونکہ عذاب آنے کا وقت معلوم نہیں اس لیے یہ سچ نہیں۔ (آیات ۴۵-۵۶)

⇐ دوسرا جواب: کفار کے عذاب کا موخر ہونا ان کے فائدہ میں نہیں ہے بلکہ یہ ان کے اخروی عذاب کے مزید شدید ہونے کا باعث ہے۔ (آیت ۴۶)

⇐ تیسرا جواب: عذاب کا وقت اللہ کے ہاتھ میں ہے (آیات ۵۲-۴۸)

⇐ چوتھا جواب: کافروں کو عذاب کا وعدہ سچا ہے اور کوئی نہیں روک سکتا (آیات ۵۶-۵۳)

سورۃ یونس میں قرآن کریم کا تفصیلی تعارف

یہ قرآن (اللہ کے سوا) کسی کا گھڑا ہوا نہیں ہے، یہ رب العالمین کا کلام ہے، تورات و انجیل کی تصدیق میں ہے

﴿ وَمَا كَانَ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْ يُفْتَرَىٰ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴾ (۳۷)

قرآن ایک نصیحت ہے جو دلوں کے امراض کے لیے شفاء اور ایمان والوں کے لیے رحمت ہے

﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴾ (۵۷)

قرآن اللہ کا کلام برحق ہے، جیسا پہلے انبیاء پر وحی کی گئی، شک کرنے والے اہل کتاب کے علماء سے پوچھ لیں

﴿ فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يُقْرَأُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ ۖ لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴾ (۹۴)

قرآن اللہ کی طرف سے برحق ہے، لوگوں کو آزادی ہے کہ وہ چاہیں تو اس کو قبول کر لیں یا مسترد کر دیں

﴿ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ ۖ فَمَنْ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ ﴾ (۱۰۸)

سورۃ یونس میں اللہ سے ملاقات (لقاء اللہ) کی معنویت

دنیا میں مشغول اور منہمک لوگ آخرت میں رب سے ملاقات کا یقین نہیں رکھتے، قرآنی دلائل سے غافل ہیں

﴿ إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوا بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا غَافِلُونَ (۷) ﴾

دنیا پرست ضدی، رب سے ملاقات کا انکار کرنے والے اپنی طغیانی اور سرکشی میں چھوڑ دیے جاتے ہیں

﴿ فَندَرُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ (۱۱) ﴾

رب سے ملاقات کا انکار کرنے والے قرآن کی آیاتِ بینات سن کر دوسرے قرآن کا مطالبہ کرتے ہیں

﴿ وَإِذَا تُلِيٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ ۖ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا اِنَّتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هٰذَا اَوْ بَدَّلْتَهُ ۗ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْ اَنْ اُبَدِّلَهُ (۱۵) ﴾

رب سے ملاقات کا انکار کرنے والے قیامت کے روز خسارے میں رہیں گے

﴿ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ (۴۵) ﴾

سورۃ یونس میں دلائل و شواہد (Evidences) کے لیے لفظ آیات کا بار بار استعمال

چاند اور سورج کی نپتی گردش بے مقصد نہیں بامقصد ہے، یہ روشنی بھی فراہم کرتے ہیں اور کیلنڈر کا کام بھی دیتے ہیں، اس میں علم رکھنے والوں کے لیے اللہ کی قدرت، ربوبیت اور حکمت کے دلائل ہیں

﴿ هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۚ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (۵) ﴾

دن رات کے اختلاف اور زمین و آسمان کی تخلیق میں غلط بنی و غلط روی سے بچنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں

﴿ إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَّقُونَ (۶) ﴾

ظالم اور مکار لوگ اللہ کی آیات میں مکر و فریب کرتے ہیں جن مصیبت کے بعد اللہ انہیں رحمت کا مژہ چکھاتا ہے، وہ قانونِ ہلاکت سے پہلے دکھ اور پھر سکھ، دونوں امتحانوں میں ناکام ہو جاتے ہیں

﴿ وَإِذَا أَدَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْ بَعْدِ ضَرَاءٍ مَسَّتْهُمْ إِذَا هُمْ مَكْرٌ فِي آيَاتِنَا ۚ قُلِ اللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ۚ إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ (۲۱) ﴾

غور و فکر کرنیوالوں کے لیے دنیا کے قانون جزا و سزا میں آخرت کے قانون جزا و سزا کی دلیل (نشانی موجود ہے

﴿ إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ ... وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَأَن لَّمْ تَغْنَبِ بِالْأَمْسِ ۚ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (۳۵) ﴾

سورۃ یونس میں علوفی الارض کی اصطلاح کا استعمال

علوفی الارض سے مراد زمین میں کبریائی اور بڑائی کرنا ہے -

○ سورۃ یونس میں مکہ کہ مشرک قیادت کے علو اور کبریائی کا ذکر لیکن حوالہ فرعون کی علوفی الارض اور کبریائی کا۔ یہ اس بات اعلان تھا اور مشرکین مکہ کو یہ باور کرانا مقصود تھا کہ ان کے رویے بالکل فرعونی مشرک قیادت والے ہیں

فرعون ایک ظالم و جابر ڈکٹیٹر تھا، زمین میں علو اور کبریائی کے دعوے کا علمبردار تھا، اختیارات کے استعمال میں اسراف اور تجاوز سے کام لیتا تھا۔ اس کی دہشت اور خوف کی بنا پر چند لوگ ہی موسیٰ و ہارونؑ پر ایمان لائے

﴿ فَمَا آمَنَ لِمُوسَىٰ إِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهِ عَلَىٰ خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِمْ أَن يَفْتِنَهُمْ ۗ وَإِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْأَرْضِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الْمُسْرِفِينَ ﴾ (۸۳)

فرعون نہ صرف ظالم اور ڈکٹیٹر تھا بلکہ مشرک بھی تھا اور اپنے آباؤ اجداد کے رسم و رواج کا پابند بھی، اس نے اور اس کے کمانڈروں نے موسیٰ و ہارونؑ سے کہا کہ تم ہمیں باپ دادا کے رسم و رواج سے ہٹانا چاہتے ہو اور زمین اپنی بڑائی قائم کرنا چاہتے ہو

﴿ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِنَلْفِتَنَّا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا وَتَكُونَ لَكُمَا الْكِبْرِيَاءُ فِي الْأَرْضِ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِينَ ﴾ (۷۸)

سُورَةُ الْأَنْفَالِ

اللَّهُمَّ ارْحَمْنَا بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَاجْعَلْهُ لَنَا إِمَامًا وَنُورًا وَهُدًى وَرَحْمَةً، اللَّهُمَّ ذَكِّرْنَا مِنْهُ مَا نَسِينَا وَعَلِّمْنَا مِنْهُ مَا جَهِلْنَا، وَارْزُقْنَا تِلَاوَتَهُ إِنَْاءَ اللَّيْلِ وَإِنَْاءَ النَّهَارِ، وَاجْعَلْهُ لَنَا حُجَّةً يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ - آمِينَ

اے اللہ ہم پر قرآن کریم (کے توسط) سے رحم فرما اور اسے ہمارے لیے امام اور نور اور ہدایت اور رحمت بنا دے اے اللہ اس میں سے جو ہم بھول گئے ہیں وہ ہمیں یاد کرا دے اور جو نہیں جانتے وہ ہمیں سکھلا دے اور ہمیں توفیق دے کہ دن اور رات کے اوقات میں اسکی تلاوت کریں اور اس (قرآن) کو ہمارے حق میں حجت بنا دے - آمین